Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۸ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ ۱۰ احسان ۱۳۵۲ہش ۱۰ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ کسی قدر گرمی کا اثر ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۹ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے واسطے تمام بنی نوعِ انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں واضح فرمایا کہ آنحضور کا روئے زمین کی تمام اقوام میں مقبول ہونا اور قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت کا تمام دنیا میں پھیلنا اور رائج ہونا از بس ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کی غرض سے ہی مبعوث کئے گئے ہیں یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے احمدی ہونے کی حیثیت میں تکمیل اشاعت ہدایت کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کی خاطر شرح صدر سے قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں

خاکسار کا نواسہ عزیز فدا الرحمٰن ابن عزیزم عطاء الرحمٰن غنی صاحب مورخہ ۲۲ راپریل ۱۹۷۳ء کو بحری مال بردار جہاز "بحر آب" پر آگ لگ جانے کے بعد لاپتہ ہو گیا تھا۔ اب تک عزیزم کا پتہ نہیں چلا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ معجزانہ طور پر عزیز موصوف کو بچا کر لے آئے۔ آمین۔

(میاں محمد شریف ای اے سی ریٹائرڈ
۱۳۔ نکلسن روڈ۔ لاہور)

مجالس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتہ تربیت کے لئے ۲۳ جون بروز ہفتہ تا ۲۸ جون بروز جمعرات کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ناظمین اضلاع اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ان اجلاسوں میں اطفال خدام اور انصار سب کو شامل کیا جائے ہفتہ کے اختتام پر زعماء کرام کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا کے تختہ پر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے مقربین کا مقابلہ نہیں کر سکتا

مخالفانہ حملوں سے اُن کا عزت و احترام کے ساتھ بچ نکلنا خدا کی ہستی پر ایک نشان ہوتا ہے

"یہ ایک سیدھی بات ہے خدا تعالیٰ کی طرف جس قدر کوئی قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے دُنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک معزز آدمی کا منظورِ نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خُدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اپنے اندر ان نشانات میں سے کچھ بھی حصہ نہ لے گا جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور بے انتہا طاقتوں کا نمونہ ہوں۔

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی غیرت کبھی تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے بندہ کو ایسی حالت میں چھوڑے کہ وہ ذلیل ہو کر پیسا جاوے۔ نہیں بلکہ وہ خود وحدہٗ لاشریک ہے وہ اپنے اُس بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدہٗ لاشریک بنا دیتا ہے دُنیا کے تختہ پر کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر طرف سے اُس پر حملے ہوتے ہیں۔ اور ہر حملہ کرنے والا اُس کی طاقت کے اندازہ سے بے خبر ہو کر جانتا ہے کہ میں اُسے تباہ کر ڈالوں گا لیکن آخر اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے کیونکہ اگر اُسے پہلے سے یہ علم ہوتا تو وہ حملہ ہی نہ کرتا۔ پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے حضور ایک تقرب حاصل کرتے ہیں اور دُنیا میں خُدا کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتے ہیں بظاہر اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ہر ایک مخالف اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ میرے مقابلہ میں یہ بچ نہیں سکتا کیونکہ ہر قسم کی تدبیر اور کوشش کے نتائج اسے یہیں تک پہنچاتے ہیں لیکن جب وہ اس زد میں سے ایک عزت اور احترام کے ساتھ اور سلامتی سے نکلتا ہے تو ایک دم کے لئے تو اسے حیران ہونا پڑتا ہے کہ اگر انسانی طاقت کا ہی کام تھا تو اس کا بچنا محال تھا۔ لیکن اب اس کا صحیح سلامت رہنا انسان کا نہیں بلکہ خُدا کا کام ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی پر جو مخالفانہ حملے ہوتے ہیں وہ کیوں ہوتے ہیں؟ معرفت کے کوچہ سے بے خبر لوگ ایسی مخالفتوں کو ایک ذلت سمجھتے ہیں مگر ان کو کیا خبر کہ اس ذلت میں ان کے لئے ایک عزت اور امتیاز نکلتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتا ہے اسی لئے یہ وجود آیات اللہ کہلاتے ہیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۲، ۳۲۱)

پبلشر مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ احسان ۱۳۵۴ ہش

حق کی پہچان کا ایک زبردست معیار

اللہ تعالیٰ نے حق کی پہچان اور اس کی شناخت کا ایک معیار یہ بیان فرمایا ہے کہ حق شدید مخالفت کے باوجود دنیا میں پھیل کر رہتا ہے۔ جتنی زیادہ حق کی مخالفت کی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کبھی مخالفت سے گھبراتے نہیں بلکہ اسے بھی غلبۂ حق کی سکیم کا ایک لازمی حصہ سمجھتے ہوئے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہر چند کہ وہ لوگوں تک پیغام حق پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے لیکن جب لوگ حق قبول کرنے کی بجائے مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور کسی صورت بھی مخالفت سے باز نہیں آتے تو وہ مخالفین سے کہہ دیتے ہیں کہ تم سارے مل کر حق کو مٹانے کی جو تدبیر بھی کر سکتے ہو کرو۔ اس کا انجام تم خود دیکھ لوگے خدا تعالیٰ تمہاری کچھ پیش نہ جانے دے گا۔

چنانچہ جب حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو قبول حق کی دعوت دی اور قوم کے لوگوں نے مخالفت پر کمر باندھی اور کسی طرح بھی مخالفت ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو آپ نے ان کو آخری چیلنج یہی دیا کہ تم مجھے قطعاً کوئی ڈھیل نہ دو اور میری مخالفت میں جتنا زور لگا سکتے ہو لگاؤ وہ خدا جس نے تمہاری اصلاح کی غرض سے مجھے بھیجا ہے تمہیں کبھی اور کسی حال میں بھی کامیاب نہ ہونے دے گا۔ کامیاب میں ہی ہوں گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝

(ہود آیات ۵۶ تا ۵۸)

تم سب مل کر میرے خلاف منصوبہ کرو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ میں اللہ پر جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بھروسہ کرتا ہوں اور یاد رکھو روئے زمین پر کوئی بھی جاندار ایسا نہیں ہے کہ خدا اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے نہ ہو (یعنی جو اس کے قبضہ و تصرف میں نہ ہو) میرا رب یقیناً مومنوں کی مدد کرنے کے لئے سیدھی راہ پر کھڑا ہے (اور اپنی طرف آنے والوں کی حفاظت کر رہا ہے) پس اگر تم میری طرف سے پیٹھ پھیر لو تو (اس میں میرا کوئی نقصان نہیں کیونکہ) جو تعلیم دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ میں نے تمہیں پہنچا دی ہے (اور اگر تم پیٹھ پھیر لوگے تو) میرا رب تمہارے سوا کسی اور قوم کو پہلوں کا جانشین بنا دے گا۔ اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے میرا رب یقیناً ہر چیز کا محافظ ہے۔

اس چیلنج کے جواب میں حضرت ہودؑ کی قوم نے آپ کے خلاف منصوبے بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انہوں نے آپ کی آواز کو دبانے اور آپ کے مشن کو ناکام بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ وہ منصوبہ باز ناکام و نامراد رہے اور کامیاب حضرت ہودؑ اور ان کے ساتھی ہی ہوئے۔ چنانچہ مخالفین حق کی ناکامی اور حضرت ہودؑ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ (ہود آیت ۵۹)

اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے ہودؑ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت خاص کے ذریعہ نجات دی اور اس طرح ہم نے انہیں ایک عذاب شدید سے بچا لیا۔

پس حق کی یہ ایک زبردست پہچان ہے کہ وہ انتہائی شدید مخالفت کے باوجود پھیل کر رہتا ہے۔ دنیا خواہ کتنے ہی مکر کرے کیسے ہی منصوبے بنائے، مخالفت میں کتنا ہی زور لگائے وہ حق کو مٹانے یا اس کی ترقی اور غلبہ کو روکنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی نہ پہلے کبھی کامیاب ہوئی اور نہ آئندہ کبھی کامیاب ہوگی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق کی پہچان کے اس زبردست معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے اور اس کی شناخت کا یہ ایک عمدہ معیار ہے کہ دنیا اپنے سارے ہتھیاروں سے اس کی مخالفت پر ٹوٹ پڑے جان سے مال سے اعضاء سے عزت سے۔ اندرونی اور بیرونی لوگ اپنے اور پرائے گویا سب ہی اس کی مخالفت پر کھڑے ہو جائیں اور پھر بھی وہ آگے ہی آگے قدم رکھتا جائے اور کوئی روک اس کی ترقی کو روک نہ سکے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ الآیۃ

سو اس معیار سے ہمارے سلسلے کو دیکھا جائے تو ایک طالب حق کے واسطے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ دیکھو نہ ہمارا کوئی واعظ ہے نہ لیکچرار۔ اور دشمن کیا بیرونی اور کیا اندرونی سب اکٹھے ہو کر ہمارے تباہ کرنے کی کوشش میں لگے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کامیاب کیا اور دشمن ذلیل ہوئے۔ کفر کے فتوے لگائے، قتل کا مقدمہ کیا۔ غرضیکہ انہوں نے کوئی دقیقہ ہماری بربادی کا اٹھا نہ رکھا۔ مگر کیا خدا تعالیٰ سے کوئی جنگ کر سکتا ہے؟ ہماری ترقی کے خود مخالف ہی باعث اور محرک ہیں۔ بہت لوگوں نے انہیں کے وسائل سے اطلاع پا کر ہماری بیعت کی۔ اگر واعظ وغیرہ ہماری طرف سے ہوتے ہمیں ان کا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شعبہ شرک کا ہو جاتا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچا لیا۔ ایک آبپاشی اور تخم ریزی تو کسان کرتا ہے اور ایک خود خدا کرتا ہے۔ ہم اور ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی تخم ریزی اور آبپاشی سے ہیں۔ خدا کے لگائے ہوئے پودے کو کون اکھاڑ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶ حاشیہ)

برکاتِ خلافت

وابستہ خلافت سے نیا عزم نیا ذوق
وابستہ خلافت سے نیا جوشِ مہمات

وابستہ خلافت سے نیا معرکۂ عشق
وابستہ خلافت سے مسلماں کی فتوحات

وابستہ خلافت سے نیا جذبۂ تعمیر
وابستہ خلافت سے نئے ارض و سماوات

وابستہ خلافت سے ہیں مومن کے شب و روز
وابستہ خلافت سے ہیں مومن کے مقامات

وابستہ خلافت سے ہے اسلام کی شوکت
اک زندہ حقیقت ہے یہی زیرِ سماوات

مشرق میں ہوئے صبح کے آثار ہویدا
ملتے ہوئے آنکھوں کو اٹھے خاک کے ذرات

مغرب سے ابھرنے لگا اسلام کا سورج
روشن ہوئے اس نور سے افریقہ کے ظلمات

اب نور نہیں کوئی بجز نورِ محمدؐ
اٹھنے لگے دنیا کی نگاہوں سے حجابات

سلطانی و درویشی و غمخواری و جبروت
وابستہ خلافت سے مسلماں کے کمالات

تسکین ترے دل کی ترے درد کا درماں
سقراط کے مضمون نہ فلاطوں کے مقالات

وابستہ خلافت سے تری روح کی راحت
وابستہ خلافت سے ترے دل کی مرادات

جو لفظ نکلتا ہے خلیفہ کی زباں سے
اس لفظ میں پوشیدہ ہیں اللہ کی آیات

تنظیم خلافت سے ہے محکم تری ہستی
مربوط خلافت سے تری عمر کے لمحات

انوارِ نبوت کا خلافت سے تسلسل
آئینہ بہ آئینہ و مرآت بہ مرآت

اے دوست ترے دل میں غمِ عشق نہیں ہے
کیونکر تجھے سمجھاؤں خلافت کے مقامات

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقوق والدین

از مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد شاہد مربی سلسلہ

انسان پر دو قسم کے حقوق واجب الادا ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق العباد میں سب سے زیادہ اہم والدین کے حقوق ہیں والدہ کے حقوق کی اہمیت آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ
"الجنۃ تحت اقدام الامھات"
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے یعنی والدہ کی خدمت کر کے اور ان کی اطاعت و احترام کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکتا ہے اور اس سے بڑا انعام انسان کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔

والد کے حقوق کی اہمیت کا اندازہ آنحضور کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے فرمایا
"اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ" (ترمذی)
یعنی والد جنت کے مضبوط ترین دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اگر تو اس دروازہ سے جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے تو والد کی خدمت کر ورنہ تو اس دروازہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا اور یہ دروازہ تیرے لئے بند کر دیا جائے گا۔

خدا تعالیٰ نے والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق بڑی تاکید فرمائی ہے اور ان کی خدمت کو بہت بڑے ثواب کا موجب قرار دیا ہے اور ان کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ شرک کے سوا باقی تمام امور میں والدین کی انتہائی اطاعت اور فرمانبرداری کے احکام دئے ہیں۔ فرمایا
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا وَاِنْ جَاھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔
(العنکبوت آیت ۹)
ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو تو ان کی فرمانبرداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تم کو تمہارے نیک اور بد اعمال سے اس وقت آگاہ کروں گا۔

اس آیت میں والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کو بمنزلہ حکم کے قرار دیا ہے اور آپ نے آخری عصر میں یہ بھی بیان فرما دیا کہ اس کا تارک گنہگار ہے جو قیامت کے دن قابل مواخذہ ہے

اللہ نے ایک دوسری جگہ بیان فرمایا ہے کہ مشرک والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان سے احسان کا سلوک کرنا بھی واجب ہے۔ سوائے ان کے مشرکانہ احکامات کے فرمایا
وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا۔
(سورہ لقمان آیت ۱۶)
یعنی مشرک والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان کے حقوق کو ادا کرنا ضروری ہے۔ دین کے معاملہ میں ان کی اطاعت نہ کی جائے دنیاوی معاملات میں اپنا پروگرام ان کی خوشنودی کی روشنی میں بنایا جائے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی والدہ مشرکہ تھیں وہ اپنے دوسرے خاوند کے ساتھ مدینہ آئیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ ان کی خدمت کریں آپ نے فرمایا۔ تم ان کی خدمت خوب کرو اور ان سے احسان کا معاملہ کرو

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور ان سے حسن سلوک کرنا ان پر احسان نہیں بلکہ ان کے احسانات کا کسی حد تک بدلہ چکانا ہے جو انہوں نے بچپن میں اس پر کئے فرمایا
حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا وَحَمْلُہٗ وَفِصٰلُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا (سورہ احقاف آیت ۱۶)
نیز فرمایا:
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔
سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۵

یعنی والدین سے نیک سلوک کرو اور ان کی خدمت کرو کیونکہ انہوں نے بچپن میں تمہاری پرورش کی اور ماں نے تکلیف کے ساتھ تمہیں اٹھایا اور تکلیف سے تمہیں جنا اور ایام رضاعت میں تمہیں دودھ پلایا۔ اس وقت تمہاری حفاظت کی جب کہ تم ایک کونپل کی طرح نازک تھے اور والدہ کی معمولی سی غفلت و کوتاہی تمہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کر سکتی تھی اس نے تمہیں آرام و آسائش مہیا کی اور خود تکالیف اٹھائیں اپنے سایہ عاطفت میں تمہیں پروان چڑھایا اب تمہارے لئے یہ لازم ہے کہ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ
(بنی اسرائیل ۲۵)
کہ رحم کے جذبہ کے تحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو۔

طبعی بات ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو دوسرا شخص چاہتا ہے کہ اسکے احسان کا بدلہ چکایا جائے۔ اسلامی تعلیم بھی یہی ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم اس سے بہتر معاملہ کرو یا کم از کم اس جیسا معاملہ کرو پس والدین سے حسن سلوک اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری اس طور پر بھی لازم ہے کہ ان کے احسانات کا کسی حد تک شکریہ ادا ہو جائے

اللہ تعالیٰ نے ایک تعلیم یہ دی ہے کہ والدین کے لئے دعائیں کی جائیں فرمایا۔
قُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔ حقیقت یہ ہے کہ اولاد والدین کے بعد ان کے لئے صدقہ جاریہ ہوتی ہے نیکی کے کاموں کو جاری رکھنا اور ان کی طرف سے رفاہ عامہ کے کام کرنا یہ سب چیزیں ان کے بلندی درجات کا موجب ہیں اور کرنے والا انسان اپنے ان اعمال کا خود بھی خدا تعالیٰ کے حضور سے اجر پاتا ہے گویا یہ کام ایک طرف جہاں والدین کے بلندی درجات کا موجب بنتا ہے وہاں اپنے ثواب کے حصول کا موجب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی والدین کے لئے دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے فرمایا
"والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو اگر دین اور رضائے الٰہی کو مقدم کرنے کے لئے والدین سے الگ ہونا پڑے تو یہ ایک مجبوری ہے"
(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۱)

آپ نے حضرت شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی سے ان کے ہندو والدین کی خیریت دریافت فرمائی اور فرمایا۔
"ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئیے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ ۔ ۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجا لاؤ" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس حد تک والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی چاہئیے اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا:
"اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا"
(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۴)
یعنی ان کے احکامات کی اطاعت و فرمانبرداری تو کیا انہیں کسی عام معاملہ میں بھی کوئی ناپسندیدہ بات نہ کہو بلکہ مناسب رنگ میں ان کے ادب و احترام کے مقام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان سے بات کرو۔

علماء و فقہاء نے تو ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد جائز نہیں حدیث ہے۔
جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْذِنُہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ۔
مسلم کتاب البر والصلۃ
یعنی ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے جہاد میں شامل ہونے کی اجازت چاہی آپ نے سوال فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے جواب دیا ہاں تو آپ نے فرمایا کہ جا ان کی خدمت کر ان کے حقوق ادا کر یہی تمہارا جہاد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث سے ثابت ہے کہ والدہ انسان کے حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے۔ ایک حدیث ہے کہ

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک

(بخاری)

یعنی ایک آدمی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں سب سے زیادہ حسن سلوک کس سے کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں سے اس نے پوچھا اس کے بعد کس کا درجہ ہے آپ نے فرمایا تیری ماں کا اس نے کہا پھر کون مستحق ہے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا پھر تیرا باپ

فقہاء نے درجات کی مندرجہ ذیل ترتیب قرار دی ہے۔

ماں، باپ، بیوی، اولاد،
دوسرے رشتہ دار وغیرہ
احباب وغیرہ۔

حدیث میں آیا ہے کہ تین دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور بہت جلد قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ مسافر کی دعا۔ مظلوم کی دعا اور والد کی دعا اپنی اولاد کے لئے (ترمذی)

اسی طرح آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد۔

(ترمذی)

یعنی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے والدین کی رضا حاصل کرو اور اس کی ناراضگی سے بچنے کے لئے والدین کی ناراضگی سے بچو۔ اسی طرح فرمایا کہ والد کے احسان کا بدلہ کسی صورت میں بھی ادا نہیں کیا جاسکتا

الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ

(مسلم)

سوائے اس کے کہ والد کو غلام پائے اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

اسی طرح آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رغم انفہ رغم انفہ ثم رغم انفہ من ادرک ابویہ عند الکبر احدہما او کلیہما فلم یدخل الجنۃ۔ (مسلم)

وہ انسان تباہ و برباد ہو گیا جسے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ تین آدمی سفر پر جا رہے تھے وہ تینوں موسم کی خرابی کی وجہ سے ایک غار میں داخل ہو گئے ایک پتھر اوپر سے لڑھک کر غار کے منہ پر آگرا اور تینوں اندر قید ہو کر رہ گئے۔ ان کی رہائی کی کوئی صورت نہیں تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنا ایک ایسا کام جو اس نے خدا کی رضا کے حصول کے لئے کیا ہو اس کے حضور پیش کر کے دعا کرے کہ وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ ان تینوں میں سے ایک شخص نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ اے باری تعالیٰ میرے والدین بڈھے تھے میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا ایک دن میں جانور چرانے گیا اور دور نکل گیا جب واپس آیا تو والدین سو چکے تھے اور میرے بیوی بچے بھوک کی وجہ سے چلا رہے تھے۔ میں نے جانوروں کا دودھ دوہا اور والدین کے پاس گیا ان کے قدموں میں کھڑا ہو گیا میں نے ان کو جگانا مناسب نہ جانا۔ اس لئے ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا میرے بیوی بچے بھوک سے روتے چلاتے رہے لیکن میں نے والدین سے پہلے ان کو دودھ نہ دیا آخر میرے والدین بیدار ہوئے اور پہلے میں نے ان کو دودھ پلایا اور پھر بیوی بچوں کو۔ اس پر پتھر تھوڑا سا کھسک گیا دوسرے دونوں افراد نے بھی اپنی ایک ایک نیکی خدا کے حضور پیش کی اور اس مصیبت سے نجات پانے کے لئے دعا کی آخر اس دعا کے نتیجہ میں وہ اس مصیبت سے نجات پا گئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی انسانوں کو خصوصیت سے اپنا سلام پہنچانے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یمن کی طرف منہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یمن سے خدا کی خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت اویس قرنی رض کے متعلق آتا ہے کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت کیا کرتے تھے مریض اور ضعیف والدہ کی مصروفیت کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے

چنانچہ حضرت عمر رض جب یمن میں آپ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا میں والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے جانور وغیرہ فرشتے چرا لاتے ہیں۔ کتنی بڑی نیکی ہے والدین کی خدمت اور اطاعت کرنا کہ خدا تعالیٰ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام بھجوایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کے جانور چرا لاتے۔

پس والدین کا وجود مجسم رحمت و برکت اور عین راحت ہے یہ ایک ایسا خونی رشتہ ہے جو فدائیت، عقیدت اور عشق کے رابطہ کو لئے ہوئے ہے والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے ضروری قرار دیا ہے والدین کی دعا اور توجہ سے اولاد کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کی دعا میں غیر معمولی سوز یا رقت اور جذبہ عاطفت ہوا کرتا ہے وہ راتوں کی تاریکی میں بیدار ہو کر اپنی اولاد کی بھلائی اور کامیابی و کامرانی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں جب کہ ان کی اولاد آرام کی نیند سو رہی ہوتی ہے والدین کی موجودگی سے غیر معمولی اطمینان ہوتا ہے مگر جب والدین گزر جاتے ہیں تو انسان یتیم کہلاتا ہے کیونکہ وہ ان کی شفقت، جذبہ عاطفت اور بے پایاں نوازشوں سے محروم ہو جاتا ہے

اے خدا تو ہمیں اپنے والدین کی اطاعت فرمانبرداری کرنے کی توفیق دے تا کہ ہم تیری رضا حاصل کر سکیں اور جنت کے وارث بن سکیں۔ آمین۔

شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت کا بیان

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

شیخ الازہر علامہ محمود شلتوت عالم اسلامی کے مشہور علماء میں سے تھے ازہر یونیورسٹی کی ترقی کے لئے آپ نے خاص خدمات سرانجام دیں۔ آپ بلند پایہ محقق تھے۔

ممباسہ (مشرقی افریقہ) کی مشہور درسگاہ تہذیب مسلم سکول کے پرنسپل الشیخ علوی نے اسلامی ممالک کا سفر ۱۹۶۳ء میں کیا۔ اس سفر سے واپسی پر آپ نے اپنے جو تاثرات اخبارات میں شائع کرائے ان میں آپ نے بتایا کہ

"الشیخ محمود شلتوت ازہر یونیورسٹی کے Rector رئیس الازہر سے بھی ملاقات کی۔ میں نے جماعت احمدیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ کی ان کے متعلق کیا رائے ہے جواباً آپ نے اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ الشیخ علوی بیان کرتے ہیں کہ:۔

To a question I put to him as to what he thought about Ahmadies he very emphatically said, They are our brothers in Islam adhere to the same KALIMA as we. Don't They?

(ملخصاً از لیڈر ٹائمز یکم ستمبر ۱۹۶۳ء)

یعنی جب میں نے ان سے دریافت کیا کہ احمدیوں کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے پرجوش لہجہ میں فرمایا کہ

"وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں کیا یہ واقعہ نہیں کہ وہ بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو ہم پڑھتے ہیں"

آپ کا نام انصار اللہ کیوں؟

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ اپنے فرائض کی طرف توجہ دیں آپ کا نام انصار اللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے ۔۔۔۔ اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے ۔۔۔۔ پس آپ کا نام انصار اللہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔

قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ ساکن گھکھوٹے والی ضلع گوجرانوالہ کئی روز سے گھر میں اطلاع دیئے بغیر کہیں چلے گئے ہیں جس کی وجہ سے ان کے عزیز و اقارب سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا خود وہ یہ اعلان پڑھیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (مبشر احمد راجیکی۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ سراج بی بی صاحبہ چند ماہ بیمار رہ کر ۲۸ مئی کو وفات پا گئیں۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں تقریباً ۹۰ سال عمر پائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ (چوہدری محمد اسحٰق امیر ضلع میانوالی۔ حال مقیم لاہور)

خاکسار کی بھانجی عزیزہ بشریٰ بیگم دختر مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزہ کی اچانک وفات ہمارے لئے سخت صدمہ کا باعث ہوئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (محمد الدین کارکن ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ سید محمد لطیف صاحب مرحوم کوارٹر صدر انجمن احمدیہ کوارٹر نمبر ۱۱ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کا ترکہ درج ذیل ہے۔ مبلغ ۲۰۰۰ روپے ہمشیرہ صادقہ بیگم صاحبہ کے پاس ہیں مبلغ ۷۰۰ روپے ملک منیر احمد صاحب بقول عمر ہسپتال ربوہ کے پاس ہیں۔ نیز پلاٹ نمبر ۱۲/۱۴ واقع محلہ دار الیمن بمع مکان مرحومہ کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان ہیں (۱) امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک بشیر احمد صاحب ۶/۴۵ ماڈل ٹاؤن لائلپور (۲) صادقہ بیگم صاحبہ (۳) طاہرہ بیگم صاحبہ۔ استدعا ہے کہ مرحومہ کا ترکہ اخراجات تجہیز و تکفین جو میرے بھتیجے امین اللہ صاحب نے کئے ہیں نکال کر تمام وارثان میں شرعی حصص تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔
(ناظم دار القضاء)

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عبد الرشید صاحب الحمید ... میں عارضہ ہائی بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سب پریشانیوں سے بچائے۔ آمین۔ (عبد القادر بھٹی جہلم)

الرجی کا علاج

کرنے کی تجربہ شدہ "الرجی کیور" استعمال کیجئے اس سے نزلہ، چھینکیں، دودھ، چائے گرم یا سرد اشیاء سے دھپڑ، جلد کا سرخ ہونا، جلن، خارش بیکار ہو جاتی ہیں قیمت ۵/-
شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نورِ کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کے لئے مفید ہے
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خونی و بادی
بواسیر
PILES
جناب محمد حسین صاحب نیشنل میڈیکل کلینک ہیڈ گجرات: "میں نے بہت سے مریضوں کو پائلز کیور استعمال کرائی بہت سے لوگ صحت یاب ہو گئے ہیں" مکمل کورس ۱۰/-
ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی گولبازار ربوہ

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں
روپیہ جمع کرانے کے
۳ اہم فائدے

۶½ فیصد عام حساب پر
۸ فیصد تک میعادی حساب پر

• منافع تمام بینکوں سے زیادہ
• تمام منافع پر ٹیکس معاف

پوسٹ آفس سیونگ بینک
مصیبت کے دن کے لئے بچت کیجئے
جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

صف اوّل اور صف دوم کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

غلبہ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی منشاء کے تحت نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا تھا جس کے وعدوں کی ادائیگی کا یہ آخری سال ہے۔ الحمدللہ۔ احباب سو فیصد ادائیگی کی طرف متوجہ ہیں۔ صف اول اور صف دوم کے ان مخلصین کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ سب کے اموال میں برکت دے آمین۔ اللّٰھم آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم موعودہ
	صف اوّل	
۵۸	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۵،۰۲۶
۵۹	مکرم مبارک احمد صاحب ہاشمی سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۵،۰۰۰
۶۰	، میاں غلام احمد صاحب انصاف کمپنی لائل پور	۵۲۰۱
۶۱	، کیپٹن محمد عبداللہ خان صاحب باب الابواب ربوہ	۵۰۰۰
۶۲	، سید حمید احمد صاحب ایس پی منجانب والدہ مرحومہ بیگم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب	۵۰۰۰
۶۳	، میجر مبشر احمد صاحب مجوکہ ملتان	۵۰۰۰
	صف دوم	
۵۵	مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ	۲۰۰۰
۵۶	مکرم مبارک احمد صاحب ہاشمی منجانب والد مرحوم محترم سید محبوب علی شاہ صاحب راولپنڈی	۲۰۰۰
۵۷	، چوہدری عبدالعزیز احمد صاحب باجوہ لامی ضلع تھرپارکر	۲۰۰۰
۵۸	، عبداللطیف چوہدری پاور سیل الیکٹرک کمپنی ملتان	۲۰۰۰
۵۹	، میجر عبدالقادر صاحب مع بیگم صاحبہ و والدین کوئٹہ	۳۰۰۰
۶۰	بیگم صاحبہ ڈاکٹر جلال الدین صاحب حلقہ خزانہ کراچی	۳۰۰۰
۶۱	، ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ	۲۰۰۰

نحن انصار اللہ

وقف جدید کی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

حضور اقدس کے اس ارشاد کے بعد انصار اللہ کی وقف جدید کے بارہ میں مساعی کا جو معیار ہونا چاہیئے انصار اللہ اس کا خود اندازہ فرما سکتے ہیں۔ جماعت کے ہر فرد کو اس مقدس تحریک میں شامل کرنا وقف جدید کے وعدہ جات اور وصولی کی رفتار کو معیاری بنانا اور معاونین خاص پیدا کرنا انصار اللہ کے اولین فرائض میں سے ہے۔ امید ہے کہ قائدین و زعماء کرام خدا تعالیٰ کی ابدی برکات کو حاصل کرنے کے لئے اپنے ان فرائض کی اہمیت کو سمجھیں گے اور ان مقدس فرائض کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرمائیں گے۔

(قائد وقف جدید۔ انصار اللہ)

قائدین خدام الاحمدیہ

ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھجوانا قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ مئی ختم ہو چکا ہے قائدین توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال کریں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک نہایت بابرکت تحریک

خلافت ثالثہ میں جو انتہائی مفید اور اہم تحریکیں جماعت میں جاری ہوئی ہیں ان میں سے تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی سکیمیں اپنے شاندار نتائج اور دور رس اثرات کی وجہ سے بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس سکیم کو جاری کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:

"وقف عارضی میں مجھے ہر سال پانچ ہزار واقف چاہئیں اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے۔"

تعلیمی اداروں کے اساتذہ کرام اور طلباء کو اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اس موقع پر ان عزیزوں اور بھائیوں سے بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں جن کا مختلف درسگاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم پڑھانے کے لئے وقف کر دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائے گا۔"

حصول برکات کے اس شاندار موقع سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کریں،

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

تبصرہ

الحق المبین فی تفسیر خاتم النبیین

مصنفہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

یہ کتاب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی کتاب "ختم نبوت کامل" کے جواب میں تحریر فرمائی ہے اس میں مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے موقف کو بڑے اچھوتے رنگ میں عمدگی کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کتاب "ختم نبوت کامل" میں جو وساوس پیدا کئے گئے ہیں ان کا ازالہ کرتے ہوئے اس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن عظیم احادیث نبویہ اور متعدد بزرگان امت کے اقوال کی رو سے آیت خاتم النبیین کے وہی معنے صحیح اور اسلام کی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کے عین مطابق ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ اس کے بالمقابل جو معنے پیش کئے جاتے ہیں وہ کئی لحاظ سے محل نظر ہیں۔ اور ان کی رو سے بجائے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام خاتم النبیین ہونے کے مستحق قرار پاتے ہیں جو بالبداہت غلط ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے مسلک کا ہر پہلو خوب واضح ہو جاتا ہے اور اس مسلک پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کی حقیقت کو بھی فاضل مؤلف نے اپنے مخصوص رنگ میں خوب واضح کر دیا ہے۔ مسئلہ تکفیر، وفات وحیات مسیح اور کئی ایک دیگر مسائل کے بارہ میں بھی مخالفین کی طرف سے پیدا کردہ غلط فہمیوں کو اس میں رفع کیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ نہ صرف خود اس کتاب کا مطالعہ کریں بلکہ اس کی وسیع اشاعت کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کریں۔ کتاب ۲۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ عمدہ کاغذ اور کتابت کے ساتھ آراستہ ہے۔ ۳/۵۰ میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ یا نظارت تالیف و اشاعت لٹریچر سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

آج اتوار ہے
دانتوں کے معائنہ کا دن ہے،
اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں
۱۔ مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور ۱۰/-
۲۔ دانتوں میں گھن وغیرہ ہو تو کیریز کیور ۱۰/-
۳۔ دانت درد ہو تو ٹوتھ کیور ۲/-
فوری اور مستقل علاج ہے۔ دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ فون ۶۶
ہومیو ڈسپنسری برانچ فون نمبر ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴